Amara Faiz
Batch # 392
National Officer Academy.
Paper Islamic Study

سوال نمبر 5:

اسلام تمام انسانوں کے مساوی حقوق پر بہت زور دیتا ہے وضاحت کریں۔ اسلام میں عورت کا مقام مغربی دنیا سے کس طرح مختلف ہے؟

جواب:

اسلام انسانیت کی وحدت مشترکہ اور مساوی انسانی حقوق پر زور دیتا ہے۔ قرآن و احادیث میں جا بجا اس کا ذکر موجود ہے کہ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں اور ان کے درمیان رنگ، نسل، زبان یا قومیت کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں بلکہ برتری صرف تقویٰ پر ہے

اسلام میں مساوی انسانی حقوق کی تعلیم:

اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام انسان اللہ کی مخلوق اور برابر ہیں کوئی شخص دوسرے سے نسل رنگ مال یا قوم کے اعتبار سے افضل ہے صرف اور صرف ہے تو وہ تقویٰ۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا

تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
لوگ آدم کی اولاد ہے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔

حضور پاک نے فرمایا:
جس کسی نے کسی غیر قوم کو اس لیے حقیر جانا کہ وہ کسی دوسری نسل یا قوم سے ہے، وہ جاہلیت پر ہے۔

انسانی حقوق کی اسلامی بنیادیں:

زندگی کا حق:

اسلام نے انسان کو زندگی کی آزادی دی ہے وہ جس طرح چاہے جیسے چاہے زندگی بسر کر سکتا ہے۔
"کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو۔ جسے اللہ نے حرمت دی ہے۔"

عزت و وقار:

"ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے۔"

معاشی حق:

اسلام نے ہر فرد مرد اور عورت کو بنیادی معاشی حقوق سے نوازا ہے۔
"ہر مرد و عورت کو ان کے حصے کے مطابق وراثت دی گئی۔"

Day: Date:

امام ابوحنیفہ:

شرعی احکام سب انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں بغیر کسی نسلی یا لسانی حقوق (تفریق) کے۔

جیسے کہ علامہ اقبال نے کہا کہ اسلام نے دنیا کو مساوات، اخوت اور آزادی کی تعلیم دی اور یہی انسان کی اصل عزت ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام اور مغرب سے تقابلی جائزہ:

اسلام سے قبل عرب میں معاشرے میں عورت کو حقیر مانا جاتا تھا۔ بیٹی کو زندہ دفن کر دینا عورت کو وراثت سے محروم رکھنا اسے صرف خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا۔ لیکن اسلام نے نہ صرف عورت زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ معاشرتی، معاشی اور روحانی لحاظ سے مرد کے برابر عزت دی۔

اسلام میں عورت کا مقام:

ماں کے طور پر

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہاری ماں" اس نے تین بار یہی سوال کیا اور آپؐ نے یہی جواب دیا چوتھی بار آپؐ نے فرمایا کہ "تمہارا باپ"

بیٹی کے طور پر:

رسول اللہ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کو صبر کے ساتھ پالے۔ ان کو علم دے ان کی شادی کرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک

وہ شخص جنت میں جائے گا۔
بیوی کے طور پر:
آپ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔
وراثت میں حق:
اسلام نے عورت کو وراثت میں مقررہ حصہ دیا جو قبل از اسلام معاشروں میں ناقابل تصور تھا۔
تعلیم کا حق:
آپ نے فرمایا علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔

مغربی دنیا میں عورت کا مقام:

معاشی استحصال:
مغرب میں عورت کو برابر کہہ کر کام تو مرد جتنا لیا جاتا ہے لیکن تنخواہ میں فرق رکھا جاتا ہے۔
بازار کی زینت: میڈیا اور اشتہارات میں عورت کو ایک ڈیکوریشن بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔
خاندانی نظام کی تباہی:
آزادی کے نام پر مغربی معاشرہ خاندانی ڈھانچے سے دور ہو چکا ہے ماں، باپ اور اولاد کے درمیان رشتہ کمزور ہو چکا ہے۔
جنسی ہراسانی:
مغرب میں عورت کے ساتھ جنسی جرائم کی

شرح مسلسل نمبر 5 درج ذیل ہے۔

اسلام اور مغرب میں عورت کے مقام کا تقابل:

پہلو	اسلام	مغرب
عزت	ماں، بیٹی، بہن کے طور پر مقدس مقام	جنسی خواہش کی تسکین کا ذریعہ
وراثت	مقررہ حصہ	موجودہ جدید دور کے بعد جزوی حق
تحفظ	پردہ، نکاح کی تعلیم	خود مختاری کے نام پر نمائش اور استحصال
تعلیم خاندان	فرض قرار دی خاندان کا مرکز	جدید دور کے ذریعے حق انفرادی آزادی اور مقدم

نتیجہ:

اسلام نے عورت کو جو عزت کا مقام اور حقوق دیے وہ مغربی دنیا کے مقابلے میں حقیقی اور پائیدار ہیں۔ مغرب نے عورت کو آزادی کے نام پر استحصال کا نشانہ بنایا جبکہ اسلام نے تحفظ کے سائے میں باوقار زندگی گزارنے کا حق دیا۔

سوال نمبر 6:

حضرت محمد ﷺ کی سیرت کو اسلام کے علمبردار اور عالمی عسکری حکمت عملی رکھنے والے رہنما کے طور پر بیان کریں؟

حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ انسانیت کے لیے نہ صرف روحانی رہنمائی
بلکہ امن، انصاف، حکمت، اور عسکری حکمت عملی کا نمونہ بھی ہے۔
آپ ﷺ کی ذات ایک طرف امن پسند قائد کی حیثیت رکھتی ہے
تو دوسری طرف اعلیٰ عسکری حکمت عملی رکھنے والے
سپہ سالار کے طور پر ابھرتی ہے۔

نبی ﷺ بحیثیت امن کے علمبردار:

نبی کریم ﷺ بحیثیت امن اس دنیا میں آئے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ
"ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"
اس قرآن آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رسول پاک ﷺ
نہ صرف مسلمانوں کے اور رشتہ داروں کے لیے بلکہ ہر ایک چرند
پرند سب کے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور آپ ﷺ کی رحمت
صرف خاص مسلمان یا پاکستان کے لیے نہیں بلکہ اس
کرہ ارض پر موجود ہر زندہ چیز کے لیے تھی۔ آپ ﷺ نے
نے ہمیشہ امن کا پیغام دیا اور نفرت، انتقام اور غصے سے ہمیشہ
دور رہنے کی تعلیم دی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ
"اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح
کی طرف جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو"
جیسا کہ احادیث مبارکہ ہے:
"مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے
دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"
جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے بہترین حکمت عملی
کے ساتھ مشرکین مکہ سے معاہدہ صلح کیا جو بعد میں
اسلام کے حق میں عظیم سفارتی کامیابی ثابت

ہوتی۔ صحابہ کو وقتی طور پر نامناسب محسوس ہوا مگر اللہ
نے اس کو فتح مبین کہا۔ جیسے کہ فتح مکہ میں جب آپ
فتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو عام معافی کا اعلان فرمایا
"آج تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

نبی باحیثیت عسکری ماہر:

1۔ دفاعی جنگ:

تمام غزوات، بدر، احد، خندق آپ نے پہلے
کبھی جنگ کی ابتدا نہیں کی۔

2۔ جوابی حملات کی

خندق کھودنا جنگی تاریخ میں عرب میں
پہلی بار خندق کا استعمال

جاسوسوں کا استعمال: حضرت حذیفہ جیسے صحابہ کو دشمن
کی خبریں لانے بھیجا جاتا

معاہدات کی پابندی:

معاہدہ حدیبیہ اور دیگر قبائل سے ساتھ کیے گئے
معاہدات کی مکمل پابندی فرمائی۔

نظم و ضبط: ہر لشکر کی ذمہ داریاں متعین کرتے آگے
بڑھتے بغیر اجازت حملہ نہیں کرتے

غزوات:

غزوہ بدر (2 ہجری)

غزوہ بدر میں تعداد کی کمی کے باوجود آپ
نے نظم و ضبط مقام جنگ کا انتخاب اور صف بندی
سے جنگ جیتی۔

غزوہ احد (3 ہجری)

آپ ﷺ نے پہاڑی کی چوٹی پر تیر انداز مقرر کئے مگر نافرمانی کی وجہ سے شکست ہوئی۔ اس سے عسکری نظم و ضبط کی اہمیت اجاگر ہوئی۔

غزوہ خندق (۵ ہجری)

حضرت سلمان فارسی کی رائے پر عمل کرکے خندق کھدوائی

امام غزالی:

رسول اللہ ﷺ کی سیاست جنگ عقل، حکمت اور عدل سے مزین تھی

علامہ اقبال:

آپ ﷺ نے صلح، جنگ دونوں میں اعلیٰ حکمت کا مظاہرہ کیا اور دشمن کو اخلاق سے مغلوب کیا۔

مولانا مودودی:

اسلامی جنگ کا مقصد فتح نہیں ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام ہے جس کا عملی نمونہ نبی پاک ﷺ کی سیرت ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ: نبی کریم ﷺ کی سیرت دنیا کے عظیم ترین عسکری نمونوں میں شمار ہوتی ہے

نتیجہ:

حضرت محمد ﷺ کی سیرت امن، اخلاق، عدل اور عسکری تدبیر کا مجموعہ ہے آپ ﷺ نے ہمیشہ جنگ کو آخری حل قرار دیا، اور انصاف کو ترجیح دی۔